حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

مناظر اسلام ماسٹر احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کی مثالی جدوجہد کی یاد میں

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے فرار ہے نہ ہی انکار۔ جو بھی اس فانی دنیا میں آیا' اسے ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہی ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے یوں محفل بجی رہتی ہے
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

قحط الرجال کے اس دور میں جن شخصیات کو محض عقیدت ومحبت سے قطع نظر امر واقع میں جامع الصفات کہا جا سکتا ہے' ان میں سے ایک ہمارے ممدوح و مخدوم مناظر اسلام حضرت مولانا ماسٹر احمد دین بھی شامل ہیں۔ جو کہ ۸ ستمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات رات گیارہ بجے چند یوم جگر کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد جناح ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا ماسٹر احمد دین کو اللہ تعالیٰ نے چند ایسے اوصاف حمیدہ سے نواز رکھا تھا' جو کہ کم ہی کسی خوش نصیب کے حصے میں آتے ہیں۔ ان کی وفات جماعت اہل حدیث کیلئے حقیقتاً ایک صدمہ ہے کیونکہ حضرت مولانا بڑے مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ دینی مسائل ہوں یا دنیوی معاملات' آپ بڑی سوچ بچار اور مطالعہ کے بعد ایک موقف اختیار کرتے اور پھر اس پر ڈٹ جاتے اور پھر آپ کو کوئی دھمکی اور خوف اپنا موقف بیان کرنے سے نہ روک سکتا۔ شاید ایسے لوگوں کے بارے میں کسی نے کہا تھا

زیادہ دن نہیں ہوئے یہاں کچھ لوگ رہتے تھے
جو دل محسوس کرتا تھا علی الاعلان کہتے تھے
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

مولانا قدرت کی طرف سے اچھا دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر' باریک بینی اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ ان کا حافظہ بھی قوی تھا۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ کا سرمایہ علم تھا۔ قرآن پاک کی تفسیر اور احادیث نبوی ﷺ پر مطالعہ کے ساتھ ساتھ ان کو تاریخ' ادب اور فارسی سے بھی دلچسپی تھی۔ ان کی خداداد صلاحیتوں کو دیکھ کر جماعت اہل حدیث پاکستان کے سرپرست سلطان المناظرین حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت نے ان کو اپنے خاص رفقاء میں شامل رکھا۔ جامع مسجد قدس اہل حدیث و جامع اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کی تعمیر و ترقی میں مولانا کا بھی وافر حصہ ہے جو کہ یقیناً آج ان کیلئے صدقہ جاریہ ہے۔

مولانا احمد دین بن فرزند علی بن الٰہی بخش بن بابا رانجھا کا تعلق راجپوت برادری سے تھا۔ آپ خاندانی رشتے کے اعتبار سے بقیۃ السلف مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ نے یکم مئی ۱۹۲۵ء کو ضلع لاہور کے نواحی گاؤں میر محمد حال ضلع قصور میں جنم لیا۔ آپ کے والد گرامی فرزند علی ایک موحد' توحید پرست' صالح اور جرات مند شخصیت تھے۔ پیشے کے اعتبار سے کاشتکاری ان کا زندگی بھر مشغلہ رہا۔ ہمارے ممدوح مولانا نے اپنی ابتدائی دینی تعلیم گاؤں ہی کی مسجد اہل حدیث سے اور عصری تعلیم قریبی گاؤں راؤ خاں والا سے حاصل کی۔ مزید دینی تعلیم کے حصول کیلئے امرتسر کا رخ کیا۔ وہاں آپ نے وقت کی مایہ ناز علمی شخصیات سے خوب استفادہ کیا۔

وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد واپس وطن لوٹے تو کچھ عرصہ بعد آپ کی ستوکی کے پرائمری سکول میں بطور ایس وی ٹیچر کے تقرری ہوئی۔ آپ دینی اور دنیوی دونوں علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ بچپن ہی سے انہیں کبڈی وغیرہ کی گھٹی پڑ چکی تھی۔ کچھ عرصہ تقرری کو ہوا تو آپ کو بطور پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کی ذمہ داری مل گئی جو کہ آپ کے پاس تاحیات رہی۔ اسی طرح جب محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن ضلع لاہور کو آپ کی صلاحیتوں کا علم ہوا تو انہوں نے جب آپ کی تعلیم کے میدان میں کامیابی کے ساتھ ساتھ کبڈی میں شاندار کردار دیکھا تو انہیں محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن ضلع لاہور کبڈی ٹیم کا کپتان منتخب کر لیا۔

اسی طرح آپ محکمہ تعلیم میں سروس کے دوران دی پنجاب ٹیچر ایسوسی ایشن کے صدر تا آخر سروس رہے۔ بالآخر انہوں نے ۶۰ سال کی عمر میں کارپوریشن بوائز مڈل سکول صفانوالہ چوک لاہور سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ مولانا سے ان کی زندگی میں چند ایک باہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور میں علمائے اہل حدیث سے تعارفی سلسلہ کے حوالے سے گفتگو کرنے کی درخواست کی' جسے انہوں نے قبول نہ کیا۔ بہرحال مولانا کی زندگی کے جتنے واقعات میں سے پردہ اٹھایا یہ معلومات مجھے ان کے صاحبزادگان' ان کے داماد عبدالخالق روپڑی اور عزیز و اقارب کی معلومات کے مطابق ہیں۔

سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآن وحدیث کی دعوت وتبلیغ کیلئے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ مسجد مزمل اہل حدیث بند روڈ' مسجد مدثر اہل حدیث چوک یتیم خانہ' مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث سکیم موڑ' جامع مسجد ابوہریرہ اہل حدیث کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن' مسجد اہل حدیث شاہ عالمی' مسجد اہل حدیث گجر کالونی ضلع لاہور کے علاوہ ضلع قصور کی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر ۱۸' جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر ۳۱ ہنجروال نزد چھانگا مانگا اور کوٹ رادھا کشن شہر کی جامع مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ چیتیاں' جامع مسجد اہل حدیث شاہ صاحب والی اور مسجد توحید اہل حدیث اڈا والی میں مختلف اوقات بطور خطیب رہ کر قرآن وسنت کا خوب پرچار کیا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی عملی تحریک کو مضبوط کرنے کی غرض سے مختلف اوقات میں حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی صاحب کے حکم سے مرکز البدر بونگا بلوچاں نزد پھولنگر کی تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی کام کرتے رہے۔ میر محمد سے سکونت ترک کر کے غالباً ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ کوٹ رادھا کشن میں رہائش پذیر ہوئے تو کافی عرصہ

جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر ۱۳۱ ہنجر وال نزد چھانگا مانگا اور کوٹ رادھا کشن شہر کی جامع مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ چیپیاں' جامع مسجد اہل حدیث شاہ صاحب والی اور مسجد توحید اہل حدیث اڈا والی میں مختلف اوقات بطور خطیب رہ کر قرآن وسنت کا خوب پرچار کیا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی عملی تحریک کو مضبوط کرنے کی غرض سے مختلف اوقات میں حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی صاحب کے حکم سے مرکز البدر بونگا بلوچاں نزد پھولنگر کی تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی کام کرتے رہے۔ میر محمد سے سکونت ترک کر کے غالباً ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ کوٹ رادھا کشن میں رہائش پذیر ہوئے تو کافی عرصہ آپ مقامی انجمن رفاہِ عامہ کوٹ رادھا کشن کے صدر بھی رہے۔ کوٹ رادھا کشن کی سرزمین میں انہوں نے قرآن و حدیث کی اشاعت اور مسلک اہل حدیث کی وکالت کیلئے خوب محنت کی ہے۔ شہر اور گرد ونواح میں جب بھی کسی مسلک نے جماعت اہل حدیث کو للکارا تو یہ مردِ جری میدان میں اترا نظر آیا۔ آپ کی مرتب کردہ کتاب تحقیق مسئلہ رفع الیدین بجواب اشتہار صاحبزادہ مولوی انوار بن عبدالعزیز علمی شاہکار ہے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں سرگرم عمل رہے۔

جامعہ اہل حدیث لاہور کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مناظرہ میں آپ اپنی ذاتی تمام تر مصروفیات کو ترک کر کے حاضری کو تاصحت یقینی بناتے رہے۔ فن مناظرہ کے اصولوں سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔ اس لئے تو کوئی دوسرے مسلک کا مولوی جلد ان سے مقابلے کیلئے تیار نہ ہوتا تھا۔ مولانا کو زندگی میں بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکلات پہنچی مگر انہوں نے کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ وفات سے چند یوم قبل ان کے جگر نے بالکل کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ جس کی بناء پر آپ کو شدید دورہ پڑا اور قومے کی حالت میں چلے گئے' اہل خانہ آپ کی صحتیابی کیلئے بھرپور کوشش کرتے رہے اور انہیں جناح ہسپتال لاہور میں لے آئے' یہاں انہیں ابھی دو روز ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آپہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۹ ستمبر ۲۰۰۵ء کو جامع مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ چیپیاں کوٹ رادھا کشن میں شدید بارش کے باعث نمازِ جنازہ دوپہر تین بجے ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب نے سرانجام دیئے۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث' جماعۃ الدعوۃ سمیت متحدہ مجلس عمل کی قیادت مذہبی وسیاسی رہنماؤں' دیگر رفاعی سماجی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے حافظ عبدالرحمٰن اور حافظ عبدالرحیم شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کی دینی' سماجی' مسلکی' تبلیغی سرگرمیوں کو شرف قبولیت سے نواز کر جنت الفردوس میں مقام دے اور جماعت کو ان کا نعم البدل جلد عطاء کرے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپیل برائے تعاون

چند جماعتی و مسلکی کارکن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں اسلامی مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ مسجد زیر تعمیر ہے اور مدرسہ کیلئے 2 کنال 4 مرلہ جگہ درکار ہے۔ مخیّر حضرات سے خصوصی تعاون کی اپیل ہے۔

رابطہ کیلئے: 0301-6007371

اکاؤنٹ نمبر (۱) 10268-3 نیشنل بینک لمیٹڈ ایوب ریسرچ برانچ فیصل آباد

اکاؤنٹ نمبر (۲) 1552-6 الائیڈ بینک لمیٹڈ فردوس کالونی برانچ فیصل آباد

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث ہنجلی تحصیل سانگلہ ہل میں 20 جنوری 2006ء کا

خطبہ جمعۃ المبارک

نائب مدیر ماہنامہ ترجمان الحدیث

حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

الداعی الی الخیر: (مولانا) محمد اکرم شاکر خطیب وانتظامیہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث ہنجلی تحصیل سانگلہ ہل